پارہ: نمبر 21

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Farzana Adeeb
- Mehrab Batool
- Uzma Shakeel
- Sara Bibi
- Javeria Atif
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام علٰی رَسُولِہٖ الامین فالعاقبۃ للمتقین

اما بعد

فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پارہ نمبر(21)

آج پارہ نمبر 21 کریں گے۔

سورۃ العنکبوت

آیت نمبر 45 سے۔

شروع کرتی ہوں اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت ہی رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:45

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کیجئے اس کتاب کی جو آپ کی طرف وحی کے ذریعے بھیجی گئی ہے۔

یعنی قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور تلاوت میں کیا کیا آجاتا ہے؟

ایک تو قرآن پاک کو پڑھنا اور پھر اس کے احکامات کی پیروی کرنا اس کے اوپر عمل کرنا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر جب بھی کوئی سورت نازل ہوتی تھی تو آپ صحابہ کرام کو وہ آیات پڑھ کے سناتے تھے انہیں تعلیم دیتے تھے تھوڑی، اور اسی طرح نماز میں بھی ان آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

تو یہ حکم عمومی طور پہ ہم سب مسلمانوں کے لیے بھی ہے کہ قرآن پاک کو دوسروں کے سامنے پڑھ کے سنایا جائے اس کی تعلیم دی جائے کیونکہ قرآن پاک کی تلاوت سے انسان پر بصیرت کھلتی ہے علم میں اضافہ ہوتا ہے قرآن پاک کے راز کھلتے ہیں اور پھر قرآن روح کی غذا تو ہے ہی اور اس کے ذریعے انسان اللہ کے قریب تر ہوتا جاتا ہے۔

* اور نماز قائم کرو یقیناً نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

تو جو نماز ہے وہ انسان کے باطن کی اصلاح کرتی ہے۔

* اور اللہ کا ذکر سب سے زیادہ اچھی چیز ہے۔

اور اللہ کا ذکر قائم کرنے کے لیے نماز ادا کرنی چاہیے۔

* اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔

آیت نمبر:46

* اور اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر عمدہ طریقے سے سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے ظالم ہوں اور ان سے کہو کہ ہم ایمان لائے اس چیز پر جو ہماری طرف بھیجی گئی ہے اور اس چیز پر بھی جو تمہاری طرف بھیجی گئی ہے ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے اور ہم اسی کے مسلم ہیں۔

آیت نمبر:47

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے اسی طرح تمہاری طرف کتاب نازل کی اس لیے وہ لوگ جن کو ہم نے پہلے کتاب دی تھی وہ اس پر ایمان لائیں اور ان لوگوں میں بھی بہت سے اس پر ایمان لا رہے ہیں اور ہماری آیات کے انکار صرف کافر لوگ ہی کرتے ہیں۔

تو یہاں پہ جو حکم دیا جا رہا ہے کہ اہل کتاب سے بحث اچھے طریقے سے کرو اصلاح کی خاطر کرو تا کہ ان کا دل اسلام کے لیے کھل جائے ہدایت کی طرف آ جائیں اور جو اہل کتاب کے ساتھ کامن گراؤنڈز ہیں ان پہ بات کرو کہ ہمارا اور

تمہارا خدا ایک ہے ایک ہی طرح کا دین ہے ایک ہی طرح سے دین آرہا ہے ہم آپ کے تمام انبیاء کو مانتے ہیں آپ بھی ہمارے نبی کو مانیں تو جو common grounds ہیں ان پہ بات کرنی چاہیئے۔

آیت نمبر 48

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے اگر ایسا ہوتا تو باطل پرست لوگ شک میں پڑ جاتے۔

تو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے تو لوگوں کو کفار کو جو آپ پہ الزام لگاتے تھے کہ یہ خود سے کتاب لکھ کے لے آرہے ہیں تو ان کو یہ بات سمجھنی چاہیئے کہ آپ نے چالیس سال تک ان کے درمیان زندگی گزاری نہ کوئی کتاب لکھی نہ پڑھی تو پھر اتنی حکمت کی باتیں خود سے تو نہیں ہو سکتیں تو یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے یہ اللہ سبحان و تعالیٰ دلیل دے رہے ہیں۔

آیت نمبر:49

* دراصل یہ روشن نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جن کے دلوں میں علم بخشا گیا ہے۔

تو دلوں میں علم کون سا؟ قرآن پاک کا۔ قرآن وہ واضح ک سینوں میں محفوظ ہے اور ہم سب کے دل میں اس بات کی خواہش اور حرص ہونی چاہیے کہ ہم قرآن پاک کو حفظ کریں اور قرآن کو سینے میں محفوظ کرنے کی کوشش کریں کیونکہ یہ بہت بڑی نعمت ہے۔

حسن کہتے ہیں کہ اس امت کو قرآن کا حفظ کرنا عطا کیا گیا ہے حالانکہ اس سے پہلے کہ لوگ اپنی کتاب کو صرف دیکھ کے ہی پڑھ سکتے تھے اور ان کے صرف جو انبیاء تھے ان کو اپنی کتاب حفظ ہوتی تھیں ان کے سوا کسی اور کو کتاب حفظ نہیں ہوتی تھی جیسے تورات اور زبور و بائبل ان کے کہیں حفاظ ہمیں نہیں ملیں گے اور قرآن پاک کو حفظ کرنے کا تو اجر و ثواب بہت زیادہ ہے۔

یہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کے ساتھ ہوں گے پھر جب جنت میں جائیں گے تو اللہ سبحان و تعالیٰ یا فرشتے سے کہیں گے کہ قرآن پاک پڑھتا جا اور جنت کے درجے چڑھتا جا جہاں تیری آخری آیت ہو گی وہی تیری منزل ہو گی۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* حافظ کے والدین کو نور کا ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی جیسی ہو گی۔

اور اس کے والدین کو ایسے دو قیمتی حلے پہنائے جائیں گے کہ پوری دنیا بھی ان دو حلوں کی قیمت برابر نہ ہو گی اور وہ کہیں گے ہمیں یہ اتنی عزت کیوں دی گئی ہمیں یہ کیوں پہنایا گیا تو انہیں کہا جائے گا تمہارے بچے کے قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے۔

اللہ تعالیٰ تمام حفاظ کے سینوں میں اس قرآن پاک کو قیامت تک قائم و محفوظ رکھے۔ آمین

* اور جو لوگ ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں وہی ظالم ہیں۔

آیت نمبر:50

* یہ لوگ کہتے ہیں کیوں نہ اتاری گئی اس شخص پر نشانیاں اس کے رب کی طرف سے کہو نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور میں صرف خبردار کر دینے والا ہوں۔

آیت نمبر:51

* اور کیا ان لوگوں کے لیے یہ نشانی کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی (قرآن پاک) جو انہیں پڑھ کے سنائی جاتی تھی۔

تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو نشانی تھی وہ قرآن پاک ہے قرآن پاک ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے اور قرآن پاک کے بعد انہیں مزید نشانیاں مانگنی نہیں چاہییں کہ آپ امی ہیں تو آپ ایسا کلام کیسے پڑھ کے سنا سکتے ہیں۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* ہر نبی کو معجزات عطا کیے گئے جنہیں دیکھ کے ان کی قوم کے لوگ ایمان لے آتے تھے اور مجھے جو معجزہ عطا کیا گیا وہ قرآن ہے اور امید ہے کہ میری پیروی کرنے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ ہوں گے۔

تو اس قرآن پہ ایمان لانے والے لوگ سب سے زیادہ ہوں گے۔

* درحقیقت یہ قرآن رحمت اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہوں۔

آیت نمبر:52

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ کافی ہے وہ آسمان اور زمینوں میں سب کچھ جانتا ہے جو لوگ باطل کو مانتے ہیں اور اللہ سے کفر کرتے ہیں وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔

آیت نمبر:53

* یہ لوگ تم سے عذاب جلدی لانے کا مطالبہ کرتے ہیں اور اگر ایک وقت مقرر نہ کر دیا ہوتا تو ان پر عذاب آ چکا ہوتا اور یقیناً وہ اپنے وقت پہ آ کے رہے گا اچانک ہی اس حال میں کہ ان لوگوں کو خبر بھی نہ ہو گی۔

آیت نمبر:54

* یہ تم سے عذاب جلدی لانے کا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ جہنم ان کافروں کو گھیرے میں لے چکی ہے۔

آیت نمبر:55

* اس روز جب کہ عذاب نے اوپر سے بھی ڈھانک لے گا اور پاؤں کے نیچے سے بھی۔

اوپر نیچے دونوں طرف سے جہنم کی آگ اور عذاب ہو گا۔

* اور پھر ان سے کہا جائے گا اب دیکھو مزہ ان کرتوتوں کا جو تم کرتے ہو۔

آیت نمبر:56

* اور اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو میری زمین وسیع ہے پس تم میری ہی بندگی کرو۔

تو اگر کوئی ایسی سرزمین میں انسان پیدا ہو جہاں پہ اس کے لیے اللہ کی بندگی کرنا عبادت کرنا اللہ کے احکامات کی اطاعت کرنا مشکل ہو رہا ہو تو وہ جگہ چھوڑ دینی چاہیئے کیونکہ قیامت کے دن انسان اللہ کے سامنے یہ عذر نہیں پیش کر سکے گا کہ میرا ماحول ایسا تھا اور وہاں پہ اس طرح کی مشکلات تھیں۔

آیت نمبر:57

* ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے پھر تم سب ہماری طرف پلٹا کر لے جاؤ گے۔

آیت نمبر:58

* جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں ان کو ہم جنت کی بلند عمارتوں میں رکھیں گے ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے کیا ہی عمدہ اجر ہے عمل کرنے والوں کے لیے۔

آیت نمبر:59

* ان لوگوں کے لیے جنہوں نے صبر کیا اور یہ لوگ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

آیت نمبر:60

* کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ان کو رزق دیتا ہے اور اللہ ہی تم کو رزق دیتا ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

تو انسان کو جو چیز رکاوٹ بنتی ہے ہجرت میں اللہ کی خاطر ہجرت میں کہ جیسے پہلے بات ہوئی کہ اگر کسی ایسی زمین پہ ہیں جہاں پہ اللہ کی اطاعت کرنا مشکل ہے تو وہاں سے ہجرت کر جائیں انسان کو ہجرت کرتے ہوئے جو چیز سب سے پہلے

رکاوٹ بنتی ہے وہ رزق ہے کہاں سے کھائیں گے کیسے پورا ہو گا تو اللہ سبحان و تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ رزق بندوبست تو اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔

مسلمانوں نے جب مدینہ کی طرف ہجرت کی اس سے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* اگر تم اللہ پر ویسا ہی توکل کرو جیسے توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو ویسے ہی روزی دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے۔ صبح کو وہ بھوکے اٹھتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے ہوئے واپس آتے ہیں۔

* ایک شخص نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں اللہ سے کیسے دعا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا کرو۔

اللَّهمَّ اغْفِرْ لِي، وارْحَمْنِي، وعافِني، واهْدِني، وارزقْني

ترجمہ:

* اے اللہ مجھے معاف کر دے اور مجھ پہ رحم کر اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔

* آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* یہ چار چیزیں جو مانگی گئی ہیں یہ دنیا اور آخرت دونوں کو جمع کرتی ہیں

یعنی دنیا اور آخرت دونوں کے لیے یہ کفایت کر جائیں گی دنیا آخرت دونوں میں کافی ہو جائیں گی اور پھر دنیا بہت زیادہ مانگنی ہی نہیں چاہیے دنیا کی طلب میں اعتدال سے کام لینا چاہیئے۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

* دنیا کی طلب میں اعتدال سے کام لو کیونکہ ہر ایک کو وہ ضرور ملے گا جو اس کے لیے لکھ دیا گیا ہے۔

آیت نمبر:61

* اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے اور چاند اور سورج کو کس نے مسخر کر رکھا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے پھر یہ کدھر سے دھوکہ کھا رہے ہیں۔

آیت نمبر:62

* اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کرتا ہے یقیناً اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

آیت نمبر:63

* اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے آسمان سے پانی برسایا اور اس کے ذریعے سے مردہ پڑی زمین کو زندہ کیا تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے کہو الحمد للہ مگر اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔

آیت نمبر:64

* اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دھوکہ اصل زندگی تو آخرت کا گھر ہے کاش یہ لوگ جانتے ہوتے۔

کیا جانتے ہوتے کہ یہ دنیا فانی ہے یہ دھوکہ دیتی ہے یہ وقتی ہے سب کچھ ختم ہونے والا ہے جیسے کھیل ختم ہو جاتے ہیں گراؤنڈ خالی ہو جاتا ہے جگہ ویران ہو جاتی ہے تو اسی طرح ایک دن اس دنیا نے ختم ہو جانا ہے۔

آیت نمبر:65

* جب یہ لوگ کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس سے دعا مانگتے ہیں پھر جب وہ انہیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو یکایک یہ شرک کرنے لگتے ہیں۔

مشکل میں اللہ کو پکارتے ہیں اور جیسے ہی مشکل ختم ہوتی ہے تو واپس اپنی اس جگہ پہ آ جاتے ہیں۔

آیت نمبر:66

* تاکہ اللہ کی دی ہوئی نجات پر اس کی نعمت کا کفر کریں اور دنیا کی زندگی کے مزے لوٹیں اچھا عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔

آیت نمبر:67

* کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم نے ایک پر امن حرم بنا دیا ہے (مکہ کو) حالانکہ اس کے گرد و پیش لوگ اچک لیے جاتے ہیں کیا پھر بھی یہ لوگ باتیں مانتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔

آیت نمبر:68

* اور اس شخص سے بڑھ کے ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جبکہ وہ اس کے سامنے آ چکا ہو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہی نہیں ہے۔

آیت نمبر:69

* جو لوگ ہماری خاطر ہمارے راستے میں مجاہدہ کریں گے (جہاد کریں گے) انہیں ہم اپنے راستے دکھائیں گے اور یقیناً اللہ نیکوکار لوگوں کے ساتھ ہے۔

تو یہ جو ہدایت ہے یہ محنت اور جدوجہد کے ساتھ ملتی ہے جہاد کا تعلق محنت کے ساتھ ہے ایسے بندے کو جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے اپنی خواہشات کے ساتھ جہاد کرے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور ہدایت دیتے ہیں۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* لوگوں میں سے افضل وہ ہے جو اپنے مال اور اپنے نفس کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرے۔

اور حالانکہ نفس تو برائی کی طرف ہی ابھارتا ہے لیکن اس کے ساتھ جہاد کرنا پڑتا ہے۔

* آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* اللہ کے راستے میں جہاد کرو اللہ کے راستے میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس سے انسان کے غم اور پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔

انسان غم اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر لے گا۔

ابن تیم کہتے ہیں کہ اللہ نے ہدایت تو جہاد کے ساتھ معلق کر دیا ہے جو زیادہ جہاد کرنے والا ہے اسے کامل ہدایت ملے گی اور سب سے زیادہ فرض جہاد نفس کے ساتھ جہاد ہے کیونکہ جو جانی جہاد ہے وہ تو فرض کفایہ ہے اگر کچھ لوگوں نے کر دیا تو ساری امت کی طرف سے ہو جائے گا لیکن مال کے ساتھ نفس کے ساتھ اپنی خواہشات کے ساتھ تو جہاد ہر ایک نے کرنا ہے پھر ابن قیم کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس اور خواہشات اور شیطان اور دنیا کے ساتھ جہاد کرتا ہے تو اللہ اسے اپنی رضا کے رستوں پر ہدایت فرما دیتے ہیں جو اسے جنت تک پہنچا دیتے ہیں اور جو شخص جہاد کو چھوڑ دیتا ہے وہ ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔

پھر اس آیت میں جو جہاد کی بات ہے وہ جانی جہاد نہیں ہے جو میدان جنگ میں ہوتا ہے بلکہ اپنی خواہشات کے ساتھ اپنے نفس کے ساتھ جہاد ہے اور دین کی مدد کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے رستے کی طرف لوگوں کو لے کے آنا یہ اصل جہاد ہے۔

ابو سلیمان کہتے ہیں اس آیت میں جہاد سے مراد جنگ کرنا نہیں ہے بلکہ دین کی حمایت کرنا اور دین کی مدد کرنا ہے ظالموں کو روکنا ہے اور نیکی کا حکم دینا ہے اور برائی سے روکنا ہے اور اس جہاد میں اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت پر جمانا اور راغب کرنا ہے تو نفسی جہاد یہاں پہ مراد ہے تو جو نفس کے ساتھ جہاد کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کو اپنی ہدایت کی طرف رہنمائی فرما دیں گے اور وہاں سے جنت اس کا راستہ اور منزل بن جائے گی۔

اس کے بعد سورہ روم شروع ہو رہی ہے۔

سورۃ الروم

سورۃ روم جو ہے اس کا پس منظر یہ ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں روم اور فارس، فارس جو اب ایران ہے یہ دنیا کی دو بڑی طاقتیں تھیں اور ان کی آپس میں جنگیں چلتی رہتی تھیں جیسے دو بڑی طاقتوں کی ہوتی ہیں جو رومی تھے وہ اہل کتاب تھے اس لیے مسلمانوں کی ہمدردیاں روم کے ساتھ ہوتی تھیں اور جو ایرانی تھے فارس والے وہ مشرک تھے تو جو مکہ کے مشرکین ہیں ان کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہوتی تھیں تو پھر جنگیں جب ہوتی تھیں کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ایرانی جو ہیں ان کو فتح ہو جاتی تھی اور انہوں نے روم کے کچھ حصے بھی جو علاقے تھے وہ بھی قبضے میں کیے ہوئے تھے جس میں مشرکین بہت خوش ہوئے اور مسلمان رنجیدہ تھے تو اس لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے وعدہ فرمایا کہ جلد ہی رومی فتح حاصل کریں گے تو اس کے تقریباً آٹھ سال کے بعد رومیوں کو ایرانیوں پہ فتح حاصل ہوئی اور کہا جاتا ہے کہ یہ فتح بدر کے دن ان کو حاصل ہوئی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر:01

* الف لام میم

آیت نمبر:02

* رومی قریب کی سرزمین میں مغلوب ہو گئے ہیں۔

آیت نمبر:03

* اور اپنی اس مغلوبیت کے بعد چند سال کے اندر وہ غالب آجائیں گے۔

آیت نمبر:04

* اللہ ہی کو اختیار اور حکم ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

یعنی اللہ ہی کا حکم پہلے بھی چلے گا اور بعد میں بھی۔

* اور وہ دن ہو گا جبکہ اللہ کی بخشی فتح پر مسلمان خوشیاں منائیں گے۔

دوہری خوشیاں منائیں گے ایک تو بدر کی فتح کی اور دوسری رومیوں کی فتح کی۔

آیت نمبر:05

* اللہ نصرت عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ زبردست اور رحیم ہے۔

آیت نمبر:06

* یہ وعدہ اللہ نے کیا ہے اور اللہ اپنے وعدے کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرتا مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

تو کبھی کبھی انسان کے دل میں شیطان وسوسے پیدا کر دیتا ہے کہ اللہ پتہ نہیں وعدوں کے لحاظ سے پورے ہوں گے نہیں ہوں گے تو یہاں پہ اللہ سبحان و تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ اپنے وعدے کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

آیت نمبر:07

* لوگ دنیا کی زندگی کا بس ظاہری پہلو جانتے ہیں اور آخرت سے وہ بالکل ہی غافل ہیں۔

تو دنیا کے معاملے میں تو بالکل پرفیکٹ ہیں یہاں کا تو نفع نقصان ہر چیز کو بہت اچھے سے جان دیں لیکن آخرت کو کیسے perfect بنانا ہے آخرت کو کیسے کامیاب بنانا ہے یہ ان کو نہیں معلوم ہوتا۔

اس کے بارے میں حسن بصری کہتے ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک ایسا ہوتا ہے کہ ایک درہم کو کھونٹ کر اس کا صحیح وزن تو معلوم کرلیتا ہے اس کام میں وہ غلطی نہیں کرتا دنیا کے کام میں غلطی نہیں کرتا لیکن اسے نماز ہی صحیح سے پڑھنی

نہیں آتی یہ اس آیت کا اصل مطلب ہے کہ یہ لوگ دنیاوی امور میں تو بہت ماہر ہوتے ہیں لیکن قرآن تک سے ہی اسے پڑھنا نہیں جانتے مال تو کماتے ہیں لیکن زکوٰۃ دینے کے بارے میں معلوم نہیں۔

* اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

* جو چیز بھی جنت کے قریب کر سکتی ہے میں نے تم کو اس کا حکم دے دیا اور جو چیز بھی جہنم کے قریب کر سکتی ہے میں نے تم کو اس سے منع کر دیا۔

یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تو آخرت کے حوالے سے مکمل رہنمائی کر دی ہے لیکن اب جو لوگ دنیا چاہتے ہیں ان کو دنیا کے امور ہی اچھی طرح سے معلوم ہے۔

آیت نمبر:08

* کیا انہوں نے کبھی اپنے آپ میں غور و فکر نہیں کیا اللہ نے زمین اور آسمانوں کو اور ان ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں برحق اور ایک مقرر مدت ہی کے لیے پیدا کیا ہے مگر بہت سے لوگ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔

آیت نمبر:09

* کیا یہ لوگ کبھی زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ انہیں ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں وہ ان سے زیادہ طاقت رکھتے تھے انہوں نے زمین کو خوب ادھیڑا اور اسے اتنا آباد کیا تھا جتنا انہوں نے نہیں کیا ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے پھر اللہ ان کے ظلم کرنے والا نہ تھا مگر انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا۔

آیت نمبر:10

* آخر کار جن لوگوں نے برائیاں کی تھیں ان کا انجام بہت برا ہوا اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا تھا اور وہ ان کا مذاق بناتے تھے۔

آیت نمبر:11

* اللہ ہی پیدائش کی ابتداء کرتا ہے اور وہی پھر اس کا اعادہ کرے گا پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔

آیت نمبر:12

* جب وہ ساعت برپا ہو گی۔

جب وہ قیامت اچانک برپا ہو گی ایک دم سے آجائے گی کہ ایک شخص نوالہ منہ کی طرف لے کے جا رہا ہو گا اور ابھی کھایا نہیں ہو گا کہ قیامت آجائے گی

* اس دن مجرم حیرت زدہ رہ جائیں گے۔

آیت نمبر:13

* ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ان کا سفارشی نہ ہو گا اور وہ اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔

آیت نمبر:14

* جس روز وہ قیامت برپا ہو گی اس دن سب انسان الگ الگ گروہوں میں بٹ جائیں گے۔

آیت نمبر:15

* جو لوگ نیک ہوں گے جو لوگ ایمان لائیں گے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ہوں گے وہ ایک باغ میں شاداں اور خوش رکھے جائیں گے۔

آیت نمبر:16

* اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات اور ہماری اس ملاقات کو جھٹلایا وہ عذاب میں حاضر کیے جائیں گے۔

آیت نمبر:17

* پس تسبیح کرو اللہ کی جب کہ تم صبح کرتے ہو جب کہ تم اس شام کرتے ہو۔

تو شام اور صبح دونوں اوقات میں اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنی چاہیئے اس سے گناہ دھل جاتے ہیں۔

آیت نمبر:18

* آسمان و زمینوں میں اسی کی حمد ہے۔

تو ہر شے زمین آسمان کی اللہ کی تسبیح بیان کر رہی ہے۔

* اور تسبیح بیان کرو تیسرے پہر جبکہ تم پر ظہر کا وقت آتا ہے۔

آیت نمبر:19

* وہ زندہ میں سے مردے کو نکالتا ہے اور مردہ میں سے زندہ کو نکال لاتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے اس طرح تم لوگ بھی نکال لیے جاؤ گے۔

اسی طرح تم بھی جو مردہ ہو گے تو تمہیں بھی زندہ کر کے نکال لیا جائے گا۔

آیت نمبر:20

* اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر یکایک تم بشر ہو کہ زمین میں پھیلتے چلے جا رہے ہو۔

آیت نمبر:21

* اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں۔

آدم علیہ السلام کی پسلی سے ہوا کو پیدا کیا گیا تھا تو اس طرح سے اور باقی جتنی عورتیں ہیں خواتین وہ سب حوا علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

* اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس بیویاں بنائی تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو۔

توجو میاں بیوی کا رشتہ ہے وہ ایک دوسرے کو سکون اور راحت پہنچانے کا ہے۔

* اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔

یہ نکاح ایسی چیز ہے کہ دو اجنبی اس رشتے میں آتے ہی ان کے دل کو اللہ تعالیٰ محبت سے بھر دیتے ہیں تو اور اسلام نکاح کو promote کرتا ہے وہ اس رشتے کو پسند کرتا ہے اسی لیے پھر اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کو راحت اور سکون کے ذریعہ بنایا ہے۔

* آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* وہ عورت سب سے زیادہ اچھی ہے جو بہت محبت کرنے والی ہو۔

یعنی اپنے شوہر سے جو بہت محبت کرنے والی ہو اور بچے زیادہ پیدا کرنے والی ہو۔

* آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* کوئی مرد اپنی بیوی سے بغض نہ رکھے کہ اگر تم کو اس کی کوئی ایک عادت پسند نہیں ہے تو کوئی دوسری عادت پسند آ جائے گی۔

توجو بیوی کی اچھی عادات ہیں ان پہ نظر رکھنی چاہیئے۔

* آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* تم میں سے بہترین وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* تم میں سے اللہ کے نزدیک پسندیدہ وہ ہیں جو اپنے اہل وعیال اپنے گھر والوں کو سب سے زیادہ نفع دینے والے ہیں۔

تو میاں بیوی کو دونوں کو ایک دوسرے کی care کرنی چاہیئے۔

* یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

آیت نمبر:22

* اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان و زمین کی پیدائش ہے اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف ہے یقینا اس میں بہت سی نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے

آیت نمبر:23

* اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے یقینا اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو سنتے ہیں

آیت نمبر:24

* اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے خوف کے ساتھ اور امید کے ساتھ اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس کے ذریعے سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے یقینا اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہوں

آیت نمبر:25

* اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان و زمین اسی کے حکم سے قائم ہے بغیر ستونوں کے آسمان اللہ کے حکم سے قائم ہے پھر جونہی اس نے تمہیں زمین سے پکارا بس ایک ہی پکار پر تم اچانک اس دن نکل آؤ گے

آیت نمبر:26

* آسمانوں زمینوں میں جو بھی ہے اسی کے سب بندے ہیں سب کے سب اسی کے فرمانبردار ہیں

آیت نمبر:27

* وہی ہے جو تخلیق کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا اور یہ اس کے لیے بہت آسان تر ہے دوسری دفعہ پیدا کرنا زیادہ آسان ہے آسمان اور زمین نے اس کی صفت سب سے بلند ہے اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے

آیت نمبر:28

* وہ تمہیں خود اب تمہاری اپنی ہی ذات سے ایک مثال دیتا ہے اس مثال سے تعلق تمہاری اپنی ذات سے ہے کیا تمہارے ان غلاموں میں سے جو تمہاری ملکیت میں ہے کچھ غلام ایسے بھی ہیں جو ہمارے دیے ہوئے مال و دولت میں تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہوں اور تم ان سے اس طرح ڈرتے ہو جس طرح آپس میں اپنے ہمسروں سے ڈرتے ہو تو کیا ایسے اللہ اپنے بندوں میں سے کسی کو اپنا شریک بنا سکتا ھے اس طرح ہم آیات کھول کر پیش کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں

آیت نمبر:29

* مگر یہ ظالم ہیں سوچے سمجھے اپنی خواہشات کے پیچھے چلے پڑے ہیں اب کون اس شخص کو ہدایت دکھا سکتا ہے جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو ایسے لوگوں کا تو کوئی مددگار نہیں ہو سکتا

آیت نمبر:30

* پس اے نبی ﷺ یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو قائم ہو جاؤ اس فطرت پر جس پر اللہ تعالی نے انسانوں کو پیدا کیا ہے کس فطرت پر کہ

* رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہر بچہ جو کسی ماں سے پیدا ہوتا ہے اصل انسانی فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر یہ ماں باپ ہیں جو اس کے بعد میں عیسائی یا یہودی یا مجوسی بنا دیتے ہیں

(جامع ترمذی حدیث:2138)

اور فطرتی دین وہ ہے جو قرآن پیش کر رہا ہے اللہ کی بنائی اور ساخت بدلی نہیں جا سکتی بالکل یہی سیدھا راستہ اور ہدایت اور درست دین ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں

آیت نمبر:31

* قائم ہو جاؤ اس بات پر کہ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور ڈرو اللہ سے اور نماز قائم کرو

آیت نمبر:32

* اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اپنا دین الگ بنا لیا ہے اور وہ گروہوں میں بٹ گئے ہیں ہر ایک کے گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی میں وہ مگن ہے

یہ انسان کی بہت بد بختی ہے کہ حق کو جاننے کی کوشش نہیں کرتا اور اپنا جو اس کا ہوتا ہے جس مذہب کے اوپر ہوتا ہے اسی کو حق سمجھ رہا ہوتا ہے اپنے گروہ کو ہی سب سے اعلیٰ اور حق پہ سمجھ رہا ہوتا ہے

آیت نمبر:33

* لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب انھیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسے پکارتے ہیں اور پھر جب وہ اپنی کچھ رحمت کا ذائقہ انھیں چکھا دیتا ھے تو یکا یک ان میں سے کچھ لوگ شرک کرنے لگتے ہیں

آیت نمبر:34

تا کہ ہمارے کیے ہوئے احسان کی ناشکری کریں اچھا مزے کر لو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا

آیت نمبر:35

* کیا ہم نے کوئی دلیل ان پہ نازل کی ہے جو شہادت دیتی ہو اس شرک کی جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔

تو ان کے پاس کیا دلیل ہے کہ باپ دادا یہی کیے جا رہے تھے ہم نے باپ دادا کو اسی دین پہ پایا

آیت نمبر:36

* جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں تو وہ اس کو بھول جاتے ہیں اور جب ان کے اپنے کرتوتوں سے ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو مایوس ہونے لگتے ہیں

حالانکہ مایوسی سے تو تکلیف دور نہیں ہو سکتی بلکہ مصیبت اور پریشانی مزید زیادہ بڑھ جاتی ہے اور مصیبت کے وقت اللہ سے مایوس ہونے کی بجائے توبہ استغفار کرنی چاہیے کیونکہ انسان کے گناہوں کی وجہ سے اس کے اوپر کوئی نہ کوئی مصیبت آرہی ہوتی ہے

آیت نمبر:37

* کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ ہی رزق کشادہ کرتا ہے جس کا چاہتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے یقینا اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں

آیت نمبر:38

* پس اے مومنین رشتہ داروں کو ان کا حق دیجیے اور مسکین و مسافر کو یہ طریقہ زیادہ بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ کی رضا اور خوشنودی چاہتے ہیں

تو رشتہ داروں کے اوپر صدقہ کرنے کا تو ویسے بھی دہرا اجر ہے ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحمی کا اور اس طریقے سے کیا ہو گا کہ اللہ کی رضا اللہ کا چہرہ حاصل ہو گا

وَجْهَ اللّٰهِ

یہ طریقہ زیادہ بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں

آیت نمبر:39

* اور یہ سود جو تم لوگ دیتے ہو تاکہ لوگوں کی اعمالوں میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا کیونکہ اللہ تو سود کو گھٹاتا ہے اور زکوٰۃ کو بڑھاتا ہے اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے دیتے ہو اسی کے دینے سے در حقیقت مال بڑھتے ہیں

زکوٰۃ مال میں اضافہ کرتا ہے اور زکوٰۃ سے ہی انسان قیامت کے دن اللہ تعالی کا دیدار کرسکے گا زکوٰۃ کے ذریعے مال کا شر اور وبال ختم ہو جاتا ہے مال پاکیزہ ہو جاتا ہے اور جنت حصول ممکن ہوتا ہے

* رسول پاک ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی عبادت ایسے کرے جیسے اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہرائے پھر نماز قائم کرے پھر زکوۃ دے پھر جو بات سنے وہ بات مانے یعنی اللہ اور اس کے رسول کی بات تو پھر اللہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا اسے داخل کر دے گا اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں

(صحیح المسلم حدیث:107)

آیت نمبر:40

* اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا وہ تمہیں موت دیتا ہے اور وہی تمہیں زندہ کرے گا کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام کر سکے پاک ہے وہ اللہ وہ بہت بلند اور بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں

آیت نمبر:41

خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے ان لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے تاکہ مزہ چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا تو جو زمین و فساد برپا ہوتا ہے وہ بعض دفعہ انسان کے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کے اعمال کا بعض دفعہ بدلہ اسی دنیا میں مل جاتا ہے

* حدیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جب قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہیں تو اللہ تعالی انہیں قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں بادشاہوں اور حکمرانوں کے ظلم میں مبتلا کر دیتے ہیں سخت تکلیف آنے لگ جاتی ہے اسی طرح جو قوم علی الاعلان بدکاری اور فحش کام کرے تو ان میں طاعون کی بیماری آجاتی ہے اور جو قوم زکوٰۃ نہیں دیتی ان کے اوپر بارش رک جاتی ہے.

(سسنن ابنِ ماجہ حدیث:4019)

اور اسی طرح پھر individual level پہ بھی جب ہم ذاتی طور پر کسی کے ساتھ بد اخلاقی کرتے ہیں یا اچھے طریقے سے نہیں پیش آتے تو وہاں پہ پھر آپس کے تعلقات بھی خراب ہو جاتے ہیں تو جو نفی باتیں ہیں جو غلط کام ہیں ان کا رزلٹ غلط ہی آئے گا

آیت نمبر:42

* اے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان سے کہہ دیجیئے کہ زمین میں چل پھر کے دیکھو پہلے گزرے ہوئے لوگوں کا کیا انجام ہو چکا ہے ان میں سے اکثر مشرک ہی تھے

آیت نمبر:43

* پس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنا رخ مضبوطی کے ساتھ اس دین کے ساتھ جما دیجیے اور اس دین کی سمت میں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے کہ جس کے ٹل جانے کی کوئی صورت اللہ کی طرف سے نہیں ہے اس دن لوگ پھٹ کر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے

آیت نمبر:44

* جس نے کفر کیا ہو گا اس کے کفر کا وبال اسی پہ پڑے گا اور جن لوگوں نے نیک اعمال کیے وہ اپنے ہی لیے اللہ کا راستہ صاف کر رہے ہیں

آیت نمبر:45

* تا کہ اللہ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اپنے فضل سے جزا دے یقیناً اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا

آیت نمبر:46

* اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے خوشخبری دینے والی بنا کر اور تمہیں اپنی رحمت سے بہرہ مند کرنے کے لیے

تو یہ جو ہوائیں ہیں یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اور یہ بعض دفعہ خوشخبری لاتی ہیں تو اگر کبھی تیز ہوا چلے آندھی ہو چیزیں اڑنے لگیں تو ہواؤں کو برا نہیں کہنا چاہیے رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہوا اللہ کی رحمت میں سے ہے اللہ کی ہوا رحمت اور عذاب دونوں لاتی ہے جب اسے دیکھو تو برا بھلا نہ کہو بلکہ اللہ سے خیر کا سوال کرو اور شر سے بچو آپ ﷺ نے فرمایا ہوا کو لعن تان نہ کرو کیونکہ یہ تو اللہ کے حکم سے چلتی ہے جس نے کسی ایسی چیز پہ لعنت کی جو اس کی مستحق نہیں تو لعنت واپس اسی کے اوپر آتی ہے جس نے لعنت بھیجی ہو

* اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے بشارت دینے کے لیے اور تمہیں اپنی رحمت سے بہرہ مند کرنے کے لیے اور اس غرض کے لیے کہ کشتیاں اس کی حکم سے چلیں اور تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو

آیت نمبر:47

* اور ہم نے تم سے پہلے رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آئے پھر جنھوں نے جرم کیا ان سے ہم نے انتقام لیا اور ہم پر یہ حق تھا کہ ہم مومنوں کی مدد کریں

آیت نمبر:48

* اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے اور وہ ہوائیں بادل اٹھاتی ہیں پھر وہ ان بادلوں کو آسمان میں پھیلاتا ہے جس طرح سے چاہتا ہے اور انہیں ٹکڑوں میں تقسیم کرتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش کے قطرے بادل میں سے ٹپکے چلے آرہے ہیں اور یہ وہ سین ہے جو ہم بارش کا دیکھتے ہی رہتے ہیں

* یہ بارش جب وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے برساتا ہے تو یکایک وہ خوش ہو جاتے ہیں

آیت نمبر:49

* حالانکہ اس سے اس کے نزول سے پہلے وہ مایوس ہو رہے تھے

آیت نمبر:50

دیکھو اللہ کی رحمت کے اثرات کہ مردہ پڑی زمین کو وہ کس طرح زندہ اٹھاتا ہے یقیناً وہ مردوں کو زندگی بخشنے والا ہے اور وہ ہر چیز پہ قادر ہے

تو جس طرح مردہ پڑی زمین زندہ ہو جاتی ہے اسی طرح انسانوں کو بھی قیامت کے دن زندگی اللہ تعالی دوبارہ دے دیں گے

آیت نمبر:51

* اور اگر ہم ایک ایسی ہوا بھیج دیں جس کے اثر سے وہ اپنی کھیتی کو زرد پائیں تو وہ ناشکری کرنے لگ جاتے ہیں

آیت نمبر:52

* اے نبی ﷺ تم مردہ لوگوں کو نہیں سنوا سکتے نہ ان بہروں کو اپنی پکار سنوا سکتے ہو جو پیٹھ پھیرے چلے جا رہے ہیں مراد کافر ہیں

آیت نمبر:53

* اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت دکھا سکتے ہو تم تو صرف انہی کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں اور سر تسلیم خم کرتے ہیں

آیت نمبر:54

اللہ ہی تو ہے جس نے کمزوری کی حالت سے تمہاری پیدائش کی بچپن میں، بچپن میں انسان کتنا کمزور ہوتا ہے

* پھر اس کمزوری کے بعد تمہیں قوت بخشی

جوانی میں جب انسان مکمل عروج پہ ہوتا ہے جسمانی قوتوں کے لحاظ سے

* پھر اس قوت کے بعد تمہیں دوبارہ کمزوری اور بوڑھا کر دیا

تو بڑھاپا جوانی کے بعد جو بڑھاپا انسان کو کمزور کر دیتا ہے اللہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

آیت نمبر:55

* اور جب وہ قیامت کی گھڑی برپا ہوگی تو مجرم قسم کھا کھا کر کہیں گے کہ ہم ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے اس طرح وہ دنیا کی زندگی میں دھوکا کھایا کرتے تھے

جیسے دنیا میں آخرت کے معاملے میں دھوکا کھاتے تھے ایسی آخرت میں جا کے دنیا کو بھول جائیں گے کہ ایک گھڑی رہ کے آئے ہیں

آیت نمبر:56

مگر جو علم اور ایمان سے بہرا

من کیے گئے ہیں وہ کہیں گے کہ اللہ کے نوشتے میں یعنی نامہ اعمال میں تو تم روز حشر تک پڑے رہے ہو سو یہ وہی قیامت کا دن ہے لیکن تم جانتے نہ تھے

آیت نمبر:57

* پس وہ دن ہو گا جس نے ظالموں کو ان کی معذرت کوئی نفع نہ دے گی اور نہ ان سے معافی مانگنے کے لیے کہا جائے گا

آیت نمبر:58

* ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا ہے کبھی واضح نصیحت کر کے کبھی مثالیں دے کے کبھی واقعات سنا کے تم خواہ کوئی نشانی لے آؤ جن لوگوں نے ماننے سے انکار کر دیا وہ تو یہی کہیں گی کہ تم باطل ہو

آیت نمبر:59

اور اللہ اس طرح مہر لگا دیتا ہے ان لوگوں کے دلوں پر جو بے علم ہیں

آیت نمبر:60

* پس اے نبی ﷺ صبر کیجئے یقینا اللہ کا وعدہ سچا ہے اور ہرگز ہلکا نہ پائے آپ کو وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے

سورۃ لقمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر:01

الم

آیت نمبر:02

* یہ کتاب الحکیم کی آیات ہیں

آیت نمبر:03

ہدایت اور رحمت ہے نیکو کار لوگوں کے لیے

آیت نمبر:04

* جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں

آیت نمبر:05

* یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں

سورۃ البقرہ کے آغاز میں یہی ساری صفات متقین کے لیے بیان ہوئی تھیں اور یہاں پہ انہی کو فلاح پانے والے کہا گیا ہے

آیت نمبر:06

* اور انسانوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے جو ایسا کلام خرید کے لاتا ہے جو دل کو دھوکا دیتا ہے

یہ کون سا کلام ہے اس سے مراد ایسی باتیں ہیں جو انسان کو اپنے اندر ایسا مشغول کر دیں کہ انسان سچ سے غافل ہو جائے اس سے مراد بری فضول بیہودہ باتیں داستانیں افسانے اور ناول ہیں یا وہ سلام کہ جس سے انسان حق کو چھوڑ کے حدیث کو چھوڑ کے باطل اور جھوٹ کے پیچھے چل پڑے

* ابن ہشام کہتے ہیں کہ جب رسول ﷺ کی دعوت کفار مکہ کی ساری کوششوں کے باوجود پھیلتی چلی گئی تو نضر بن حارث نے جو قریش کے لوگوں سے کہا کہ تم جس طرح اس شخص کے مقابلہ کر رہے ہو ایسے کام نہیں چلے گا یہ تمہارے درمیان بچپن سے رہا ہے لوگ اس کے اخلاق سے اچھی طرح واقف ہیں تم جو کہتے ہو کہ کاہن ہے شاعر ہے مجنوں ہے

اس پہ جادو ہو گیا تو لوگ ان باتوں کو یقین نہیں کریں گے پھر اس نے اس کے لیے کیا کیا کہ وہ مکہ سے عراق یا وہاں سے وہ مختلف قصے کہانیوں والی کتابیں اور رسم اور اسفندیار کی داستانیں لے کے آیا پھر ابن عباس نے اس میں مزید اضافہ کیا کہ نضر نے اس مقصد کے لیے گانے والی لونڈیاں بھی خریدیں جس کسی کے متعلق وہ سنیں کے نبی ﷺ کی باتوں سے وہ بندہ متاثر ہو رہا ہے اور اسلام لانے کے قریب تو وہ اس بندے سے ایک لونڈی مسلط کر دیتا اور اس لونڈی سے کیا تھا کہ اسے خوب کھلا پلاؤ گانے سنا تا کہ تیرے ساتھ مشغول ہو کے اس کا دل ادھر لگا رہے

* عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں جو حدیث ہے کلام دلفریب اس سے مراد اللہ کی قسم کھانا ہے اللہ کی قسم اس سے مراد گانا اور آپ نے تین دفعہ یہ بات کہی تو یہ یہ جو کلام دلفریب خرید کے کیوں لاتا ھے تا کہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے

* ایسے لوگوں کے لیے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے

آیت نمبر:07

* اسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ بڑے تکبر کے ساتھ اس طرح رخ پھیر لیتا ھے گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہ ہو گویا کہ اس کے کان بہرے ہوں اچھا خوشخبری سنا دو اسے ایک دردناک عذاب کی۔

آیت نمبر:08

البتہ جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کریں ان کے لیے نعمت بھری جنتیں ہیں

آیت نمبر:09

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا پختہ وعدہ ہے اور وہ زبردست حکیم ہے

آیت نمبر:10

* اس اللہ نے آسمانوں کو پیدا کیا بغیر ستونوں کے جو تم کو نظر آئیں اس نے زمین میں پہاڑ جما دیے تا کہ وہ تمہیں لے کر ڈھلک نہ جائے اس نے ہر طرح کے جانور زمین میں پھیلا دیے اور آسمان سے پانی برسایا اور زمین میں قسم قسم کی عمدہ چیزیں اُگا دیں

اتنی نعمتوں کی بات بھی انسان اللہ کے بجائے کسی اور کا بندہ بنے

آیت نمبر:11

* یہ تو ہے اللہ کی تخلیق اب ذرا مجھے دکھاؤ ان دوسروں نے کیا کیا کچھ پیدا کیا اصل بات یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں

آیت نمبر:12

اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی لقمان علیہ السلام ان کے بارے میں آگے آیات آرہی ہیں اور انہوں نے جس طرح سے اپنی اولاد کو بیٹے کو نصیحت کی تو وہ اولاد کی تربیت کے لحاظ سے بہت اچھی باتیں ہیں اور ان کو حکمت عطا کی گئی تو

* حدیث میں آتا ہے کہ جس کو حکمت مل گئی اسے بہت بڑی خیر مل گئی خیر کثیر مل گئی

(سورہ البقرہ آیت:269)

آیت نمبر:13

* ہم نے لقمان علیہ السلام کو حکمت عطا کی کہ اللہ کے شکر گزار بندے بنو جو کچھ شکر کرے گا اس کا شکر اس کے اپنے لیے ہی مفید ہے اور جو کوئی کفر کرے تو حقیقت میں اللہ بے نیاز اور آپ سے آپ محمود ہیں اللہ خود تعریف کے لائق ہے

آیت نمبر:14

* یاد کرو جب لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا تو اس نے کہا بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا

توسب سے پہلی جو بات ضروری ہے وہ اللہ کے ساتھ رشتہ مضبوط کرنا ہے

* حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے

آیت نمبر15

* اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف کمزوری پر کمزوری اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کا دودھ چھوٹنے میں لگے اس لیے ہم نے اس کو نصیحت کی کہ میرا شکر کرو اور اپنے والدین کا شکر بجالا تجھے میری ہی طرف پلٹنا ہے

توجو شخص پانچ نمازیں پڑھتا ہے اس نے اللہ کا شکر ادا کر لیا اور جس نے نماز پڑھ کے والدین کے لیے دعا کی تو اس نے والدین کا شکر ادا کیا اور یہاں پہ شکر ادا کرنے میں خصوصی طور پر ماں کا ذکر ہے کیونکہ ماں نے بہت تکلیف کے ساتھ اس کو پیدا کیا تو والدین کا شکر گزار ہونا چاہیے

آیت نمبر:16

* پھر اگر لیکن وہ تجھ پر دباؤ ڈالنے کی میرے ساتھ تم کسی ایسے کو شریک کر جسے تو نہیں جانتا تو ان کی بات ہرگز نہ مان

توشریعت سے دور کرنے والی اگر وہ کوئی بات کہیں یا حکم دیں تو وہ نہیں مانی جاسکتی دنیا میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرو مگر پیروی اس شخص کے راستے کی کرو جس نے میری طرف رجوع کیا ہے قرآن وسنت کے راستے کی

* پھر تم سب کو پلٹنا میری ہی طرف ہے اس وقت میں تمھیں بتادوں گا کہ تم کیسے عمل کرتے رہے ہو

آیت نمبر:17

* اور لقمان نے کہا بیٹا کوئی چیز رائی کے دانے برابر ہو اور کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں چھپی ہو اللہ اسے نکال لائے گا

تو کبھی چھپ کے بھی گناہ کا خیال دل میں نہ لانا چھپ کے بھی گناہ کرنے کا خیال دل میں نہ لانا کہ لوگوں سے چھپ جاؤں اللہ ہر جگہ سے دیکھ رہا ہے

* وہ باریک بین باخبر ہے

آیت نمبر:18

* بیٹا نماز قائم کرو اور نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اور جو مصیبت بھی تم پہ آئے اس پہ صبر کرو

توجب امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہو گا جب نیکی کا کوئی حکم دے اور برائی سے روکے تو اس پر مصیبت آئے گی اس لیے ان کو صبر کرنے کی تلقین کریں

* کہ صبر کرنے والے کے ساتھ اللہ تعالی ہے

یہ وہ باتیں ہیں جن کی بڑی تاکید کی گئی ہے

آیت نمبر:19

* اور لوگوں سے منہ پھیر کے بات نہیں کرو یہ تو بہت بد تہذیبی ہے کہ اگر کوئی بندہ بات کر رہا ہو دوسری طرف دوسرا کر لے

نہ زمین میں اکڑ کر چلو اللہ کسی خود پسند ہو فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا زمین میں اکڑ کے نہ چلو اس کا یہ مطلب ہی نہیں ہے کہ انسان بالکل مریل چلے بلکہ میانہ روی اختیار کرنی چاہیے

* عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ سید القراء تھے یعنی قرآن پڑھنے پڑھانے والے تھے لیکن ان کا حال یہ تھا تو اس کے جب چلتے تو طاقت سے چلتے جب بولتے تو قوت سے بولتے اور جب کسی کو پیٹتے تو خوب پیٹتے تھے حضرت عمر نے ایک دفعہ اس شخص کو دیکھا کہ جوڑ جھک گئے اور سستی کے ساتھ چل رہا تھا تو آپ نے اس شخص کو پکار کے فرمایا سر اٹھا کے چلو اسلام مریض نہیں ہے تو یہ اب اکڑ کے بھی نہیں چلنا اور بہت ہی زیادہ مریل چال بھی نہیں چلنی بلکہ میانہ روی اختیار کرنی ہے اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو اور اپنی آواز ذرا پست رکھو سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھے کی آواز ہوتی ہے

* حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب گدھا بول رہا ہوتا ہے جب وہ اپنی آواز عجیب سی نکال رہا ہوتا ہے اس وقت اس کو شیطان نظر آتا ہے

(جامع الترمذی حدیث:3459)

توجب گدے کی آواز سنو تولا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ پڑھنا چاہیے

آیت نمبر:20

* کیا تم لوگ نہیں دیکھتے کہ اللہ نے زمین اور آسمانوں کی ساری چیزیں تمہارے لیے مسخر کر رکھی ہیں اور اپنی کھلی اور چھپی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں اور انسانوں میں سے کچھ لوگ ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی مجاہدات یا کوئی روشنی دکھانے والی کتاب ہو

آیت نمبر:21

* اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اس چیز کی جو اللہ نے نازل کی ہے یعنی قرآن کی تو کہتے ہیں ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا یہ اُنہی کی پیروی کریں گی خواہشات ان کو بھڑکتی ہوئی آگ ہی کی طرف کیوں نہ بلا تا رہا ہو

آیت نمبر:22

توجو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور عملا وہ نیک ہو اس نے تحقیق ایک بھروسے کے قابل سہارا تھام لیا اس نے اللہ کا مضبوط کندھا تھام لیا اور سارے معاملات کا آخری فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

آیت نمبر:23

اب جو کفر کرتا ہے اس کا کفر تمہیں غم میں مبتلا نہ کرے

* انہیں پلٹ کر آنا تو ہماری ہی طرف ہے پھر ہم انہیں بتائیں گے کہ وہ کیا کچھ کر رہا ہے یقینا اللہ سینوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔

آیت نمبر:24

* ہم تھوڑی مدت انہیں دنیا میں مزہ کرنے کے لیے دے رہے ہیں پھر ان کو بے بس کر کے ایک سخت سزا کی طرف کھینچ لے جائیں گے۔

آیت نمبر:25

* اگر تم ان سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے، کہو کہ الحمدللہ مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

الحمدللہ شکر ہے تمہیں اتنی بات تو معلوم ہے کہ زمین اور آسمانوں کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔

آیت نمبر:26

* آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے بے شک اللہ بے نیاز اور آپ سے آپ محمود ہے۔

آیت نمبر:27

* زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر جیسے سات مزید سمندر روشنائی یعنی سیاہی مہیا کریں تب بھی اللہ کی باتیں لکھنے سے ختم نہیں ہوں گی۔

سبحان اللہ

* بے شک اللہ زبردست اور حکیم ہے۔

آیت نمبر:28

* تم سارے انسانوں کو پیدا کرنا اور پھر دوبارہ زندہ اٹھانا تو اس کے لیے بس ایسا ہے جیسے ایک نفس کو پیدا کرنا جیسے چاند کو پیدا کرنا اتنا آسان ہے اللہ کے لیے حقیقت یہ ہے کہ اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

ایک ہی وقت میں سب کی آوازیں سن لیتا ہے۔

آیت نمبر:29

* کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے سب ایک وقت مقرر تک چلے جا رہے ہیں اور کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

آیت نمبر:30

* یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اسے چھوڑ کر جن دوسری چیزوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور اس وجہ سے اللہ ہی بزرگ بلند ہے۔

آیت نمبر:31

* کیا تم دیکھتے نہیں کہ کشتی سمندر میں اللہ کے فضل سے چلتی ہے تاکہ وہ تمہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائے درحقیقت اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ہر اس شخص کے لیے جو صبر اور شکر کرنے والا ہو۔

آیت نمبر:32

* اور جب ان لوگوں پر ایک موج سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہے تو یہ اللہ کو پکارتے ہیں اپنے دین کو بالکل اسی کے لیے خالص کر کے پھر جب وہ بچا کر انہیں خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو کم ہی لوگ عدل پر قائم رہتے ہیں اور ہماری نشانیوں کا انکار نہیں کرتے مگر ہر شخص جو غدار اور ناشکر ہے۔

آیت نمبر:33

* لوگو! بچو اپنے رب کے غضب سے اور ڈرو اس دن سے جب کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہ دے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کی طرف سے کچھ بدلہ دینے والا ہو گا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے پس یہ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکہ باز تم کو اللہ کے معاملے میں دھوکہ دے پائے۔

آیت نمبر:34

* اس گھڑی کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے وہی بارش برساتا ہے وہی اللہ جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے کوئی انسان نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کس سرزمین میں اس کو موت آنی ہے اللہ ہی یہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

سورة السجده

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سورت سجدہ پڑھے بغیر سوتے نہیں تھے رات کو لازمی اس کو پڑھ کے سوتے تھے اور پھر اس کے علاوہ جو جمعے کے دن فجر کی نماز میں آپ سورہ سجدہ کی تلاوت فرماتے تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر:01

* الف لام

آیت نمبر:02

* اس کتاب کی تنزیل بلاشبہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

آیت نمبر:03

* کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اس قرآن کو خود گھڑ لیا ہے نہیں، بلکہ یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے تاکہ تمہیں خبر دار کرے ایک ایسی قوم کو جس کے پاس تجھ سے پہلے کوئی خبر دار کرنے والا نہیں آیا شاید کہ وہ ہدایت پا جائیں۔

آیت نمبر:04

* وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمان و زمین کو اور ان ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کے بعد عرش پر جلوہ فرما ہوا اس کے سوا نہ کوئی تمہارا مددگار ہے اور نہ کوئی دوست ہے اور نہ اس کے آگے کوئی سفارش کرنے والا ہے پھر کیا تم ہوش میں نہیں آؤ گے

آیت نمبر:05

* وہ آسمان سے زمین تک دنیا کے معاملات کی تدبیر کرتا ہے اور اس تدبیر کی روداد اوپر اس کے حضور پیش کی جاتی ہے ایک ایسے دن میں جس کی مقدار تمہارے شمار سے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

یعنی اللہ کا جو ایک دن ہے وہ ہمارے ایک ہزار سال کے برابر ہے کہا جاتا ہے کہ کفار عرب کہتے تھے کہ یہ جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کا دعوی لے کے آئے اور وہ بار بار ان سے کہتے تھے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو جھٹلانے پہ کہتے تھے کہ اللہ کا عذاب لے آؤ اللہ کا عذاب لے آؤ تو جب بہت عرصے تک اللہ کا عذاب نہیں آیا تو اس پہ وہ کہتے تھے کہ کہ اگر ان کی دھمکیاں سچی ہوتی تو ہم تو ضرور کب کا عذاب آ چکا ہوتا۔

تو اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ اللہ کے ہاں تو جو ایک دن ناوہ تمہارے ایک ہزار سال کے برابر ہے جیسے ایک دوسری جگہ قرآن پاک میں آتا ہے کہ یہ لوگ عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں اللہ ہر گز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا مگر تیرے رب کے ہاں کا ایک دن تم لوگوں کے شمار سے ہزار برس کے برابر ہے اسی طرح ایک دوسری جگہ آیت

سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ قیامت کے دن 50 ہزار سال کے برابر ہو گا تو یہ اللہ تعالی کے ہاں دن کا جو لمبائی ہے وہ ہمارے دنوں سے مختلف ہے

آیت نمبر:06

* وہی اللہ ہے جو پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے وہ زبردست رحیم ہے۔

آیت نمبر:07

* جو چیز بھی اس نے بنائی خوب ہی بنائی اس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا گارے سے کی۔

آیت نمبر:08

* پھر اس کی نسل ایک ایسی ست سے چلائی جو حقیر پانی کی طرح ہے۔

آیت نمبر:09

* پھر اس کو باریکی سے درست کیا اور اس کے اندر اپنی روح پھونک دی اور تم کو کان آنکھیں بھی اور دل دیے۔

کان، آنکھیں اور دل یہ ساری وہ چیزیں ہیں جس سے انسان علم اور ہدایت حاصل کرتا ہے تو ان کو علم اور ہدایت حاصل کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہیے اور یہی نعمتوں کی شکر گزاری ہے۔

* مگر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہو۔

آیت نمبر:10

* اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم مٹی میں رل مل چکے ہوں گے تو کیا پھر ہم نئے سرے سے پیدا کیے جائیں گے اصل بات یہ ہے کہ یہ اپنے رب کی ملاقات کے انکاری ہیں۔

آیت نمبر:11

* ان سے کہاموت کا وہ فرشتہ جو تم پہ مقرر کیا گیا ہے تم کو پورے کا پورا اپنے قبضے میں لے لے گا اور پھر تم اپنے رب کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔

آیت نمبر:12

* کاش تم دیکھو اس وقت جب یہ مجرم سر جھکائے اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں گے اس وقت یہ کہہ رہے ہوں گے اے ہمارے رب ہم نے خوب دیکھ لیا اور سن لیا اب ہمیں واپس بھیج دیں تا کہ ہم نیک اعمال کریں اب ہمیں یقین آ گیا ہے۔

جواب میں اللہ فرمائے گا

آیت نمبر:13

* اگر ہم چاہتے تو پہلے ہی ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیتے مگر میری وہ بات پوری ہو گی جو میں نے کہی تھی کہ میں جہنم کو جن اور انسانوں سے بھر دوں گا۔

آیت نمبر:14

* پس اب چکھو مزہ اپنی اس حرکت کا کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور دنیا کی عیش میں گم ہو کے رہے ہم نے بھی آج تمہیں بھلا دیا ہے چکھو ہمیشگی کے عذاب کا مزہ اپنے کرتوتوں کی وجہ سے۔

آیت نمبر:15

* ہماری آیات پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں جب یہ آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور یہ لوگ تکبر نہیں کرتے۔

آیت نمبر:16

* ان کے پیٹھیں راتوں کو بستروں سے الگ رہتی ہیں وہ اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔

آیت نمبر:17

* پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ان کے اعمال کی جزا میں ان کے لیے اللہ نے چھپا رکھا ہے اس کی کسی نفس کو خبر بھی نہیں ہے۔

اللہ تعالی نے اتنی اچھی جزا انسان کے لیے تیار کر رکھی ہے۔

* حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ دنیا کے بادشاہوں کے ملک کے برابر کوئی ملک تم کو مل جائے کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو

یعنی جنت میں اتنا کچھ ملے گا اور پھر اسی حدیث میں آتا ہے کہ یہ سب بھی ملے گا اور اسے 10 گنا زیادہ بھی ملے گا اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ میں نے اپنی عزت کا وہ مقام جنتی کے لیے رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی دل سے اس کا خیال گزرے اور اس کے بعد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت تلاوت فرمائی اور جنت کی اس قدر نعمتیں لیکن ان نعمتوں کو پانے کے لیے آرام وسکون چھوڑنا پڑے گا قربانیاں دینا پڑیں گی۔

آیت نمبر:18

* بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو شخص مومن ہو وہ اس شخص کی طرح ہو جائے جو فاسق ہو یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

آیت نمبر:19

* جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک اعمال کیے ہیں ان کے لیے تو جنتوں کی قیام گاہیں ہیں مہمانی کے طور پر ان کی اعمال کے بدلے میں یہ سب تیار کیا گیا ہے۔

آیت نمبر:20

* اور جنھوں نے گناہ کا راستہ اختیار کیا ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب کبھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے واپس اسی میں دھکیل دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ چکھو اب اسی آگ کے عذاب کا مزہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

آیت نمبر:21

* اس بڑے عذاب سے پہلے ہم اسی دنیا میں عذاب کا مزہ انہیں چکھاتے رہے ہیں۔

یعنی دنیاوی تکلیفیں انسان پہ آتی رہتی ہیں کہ شاید اپنی اصلاح کر لے

* شاید کہ وہ اپنی روش سے باز آجائیں۔

آیت نمبر:22

* اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعے سے نصیحت کی جاتی ہے اور وہ پھر ان سے منہ پھیر لیتا ہے ایسے مجرموں سے تو ہم انتقام لے کے رہیں گے۔

آیت نمبر:23

* اس سے پہلے ہم موسی کو کتاب دے چکے ہیں لہذا اسی چیز کے ملنے پر تمہیں کوئی شک نہ ہو اس کتاب کو ہم نے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا۔

آیت نمبر:24

* اور جب انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پے یقین کیا تو ان کے اندر ہم نے ایسے پیشوا پیدا کیے جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے۔

آیت نمبر25

* یقیناتیر ارب قیامت کے روز ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں (بنی اسرائیل) باہم اختلاف کرتے رہے ہیں۔

آیت نمبر:26

* اور کیا ان لوگوں کو کوئی ہدایت نہیں ملی کہ ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں جن کے رہنے کی جگہوں میں آج چل پھر رہے ہیں اس میں بڑی نشانیاں ہیں، کیا یہ سنتے نہیں ہیں

آیت نمبر:27

* کیا انہوں نے کبھی یہ منظر نہیں دیکھا کہ ہم ایک آب و گیاہ زمین کی طرف پانی بہالاتے ہیں اور پھر اسی زمین سے وہ فصل اگاتے ہیں جس سے ان کے جانوروں کو بھی چارہ ملتاہے اور یہ خود بھی کھاتے ہیں تو کیا انہیں دکھائی نہیں دیتا

آیت نمبر:28

* یہ لوگ کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہو گا اگر تم سچے ہو۔

آیت نمبر:29

* (قیامت کے دن کے بارے میں) ان سے کہا فیصلے کے دن تو ایمان لانا کچھ بھی فائدہ مند نہ ہو گا جنہوں نے کفر کیا ان کو کچھ مہلت نہ دی جائے گی۔

آیت نمبر:30

* اچھا انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو اور انتظار کرو یہ بھی منتظر ہے۔

سورۃ الاحزاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر:01

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ڈرو اور کفار و منافقین کی اطاعت نہ کرو۔

یہ آیات اس وقت نازل ہوئیں جب حضرت زید رضی اللہ تعالی عنہ جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے تھے انہوں نے اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہ کو طلاق دی اس کے بعد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ محسوس کر رہے تھے کہ اللہ تعالی اب رسول پاک کو زینب سے نکاح کا حکم دیں گے اور زمانہ جاہلیت کی ایک رسم کو توڑیں گے جس میں منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا تھا تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز میں خوفزدہ تھے اور ایسا نہیں کرنا چاہتے تھے کیونکہ ان کو لگتا تھا کہ دشمن بہت اس بات پہ propaganda کرے گا اور جو لوگ اسلام کی طرف آنا چاہ رہے ہیں تو ان کے لیے اسلام کی طرف آنے میں یہ بات رکاوٹ بن جائے گی اور ان کے دلوں میں شک وشبہات پیدا ہوں گے بہر حال جاہلیت کی یہ ایک ایسی رسم توڑنا بہت زیادہ مشکل تھا تو اس میں اللہ سبحانہ و تعالی فرما رہے ہیں۔

* کہ اللہ سے ڈرو کفار و منافقین کی اطاعت نہ کرو

اور پھر اللہ تعالی نے حضرت زینب کا نکاح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمان پہ ہی کر دیا تھا

* حقیقت میں اللہ علیم الحکیم ہے۔

آیت نمبر:02

* پیروی کرو اس بات کی جس کا اشارہ تمہارے رب کی طرف سے تمہیں کیا جارہا ہے اللہ ہر اس بات سے باخبر ہے جو تم لوگ کرتے ہو۔

آیت نمبر:03

* اللہ پہ توکل کرو اللہ ہی وکیل ہونے کے لیے کافی ہے۔

آیت نمبر:04

* اللہ نے کسی انسان میں دو دل نہیں رکھے

یعنی کوئی انسان ایک ہی وقت میں مومن اور منافق نہیں ہو سکتا

* نہ اس نے تم لوگوں کی ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ماں بنا دیا ہے۔

یہ زمانہ جاہلیت کی ایک وہ بات تھی کہ شوہر لڑتے ہوئے کوئی ایسی بات کہہ دیتا تھا تو اللہ تعالی فرمار ہے ہیں کہ جو بیوی ہے وہ بیویاں اور جو ماں ہے وہ ماں ہی رہے گی۔

* اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنایا ہے یہ تو وہ باتیں ہیں جو تم لوگ اپنے منہ سے نکال دیتے ہو مگر اللہ وہ بات کہتا ہے جو حقیقت پر مبنی ہے اور وہی صحیح راستے کی رہنمائی کرتا ہے۔

آیت نمبر:05

* منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف والی بات ہے۔

اس آیت سے پہلے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے حضرت زین رضی اللہ تعالی عنہ کو زید بن محمد کہتے تھے لیکن جب یہ آیات نازل ہوئیں تو پھر سب نے زید بن حارث یا زید بن حارثہ کا کہنا شروع کر دیا۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا کہا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں تو اس پہ جنت حرام ہے۔

* اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ ان کے باپ کون ہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور رفیق ہیں۔

پھر ایسے میں ان کا کوئی فرضی ہی نام رکھ لینا چاہیے۔

* نادانستہ جو بات تم کہو اس کے لیے تم پر کوئی گرفت نہیں لیکن اس بات پر ضرور گرفت ہے جس کا تم دل سے ارادہ کرو اور اللہ در گزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:06

* بلا شبہ نبی تو اہل ایمان کے لیے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہے اور نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں مگر کتاب اللہ کی رو سے عام مومنین و مہاجرین کی نسبت رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں البتہ اپنے رفیقوں کے ساتھ تم کوئی بھلائی کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔

تو اس آیت میں یہ کہا جارہا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو مسلمانوں کے رشتے کی نوعیت ہے وہ تو بالکل مختلف ہے لیکن عام رشتے داروں میں اور عام تعلقات میں رشتہ داروں کے حقوق زیادہ ہیں اور کسی شخص کے لیے یہ بات درست نہیں ہے کہ وہ باہر تو صدقہ خیرات کرے اور گھر میں جو رشتہ دار ہیں ماں باپ ہیں بہن بھائی ان کی ضروریات کو نہ پورا کریں بلکہ زکوۃ دیتے ہوئے بھی رشتہ داروں کو سب سے پہلے دینا چاہیے اور ان کا دھیان رکھنا چاہیے ہاں البتہ جو میراث ہے اس کے بارے میں انسان دوسرے لوگوں کے لیے بھی وصیت کر سکتا ہے اگر ان کے لیے کوئی وہ بھلا ہی کرنا چاہتے ہو یا کوئی مال دینا چاہتا ہوں۔

آیت نمبر:07

جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے، اور ہم نے ان سے (پکا اور) پختہ عہد لیا

آیت نمبر:08

تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت فرمائے، اور کافروں کے لئے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھے ہیں۔

آیت نمبر:09

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ کے احسان کو جو اس نے تم پر کیا ہے جب لشکر تم پر چڑھ آئے تھے

غزوہ اعزاب کی بات ہو رہی ہے یہاں پہ جب لشکر تم پر چڑھ رہا ہے

* تو ہم نے ان پر ایک سخت آندھی بھیج دی اور ایسی فوجیں روانہ کی جو تم کو نظر نہیں آتی تھی

یعنی فرشتے جو مدد کے لیے بھیجے گئے تھے

* اللہ تو سب کچھ دیکھ رہا تھا جو تم لوگ اس وقت کر رہے تھے۔

آیت نمبر:10

* جب وہ اوپر سے اور نیچے سے تم پہ چڑھ آئے تھے (دشمن جو دس ہزار کا لشکر لے کے آئے تھے) جب خوف کے مارے تمہاری آنکھیں پتھرا گئیں کلیجے منہ کو آ گئے اور تم لوگ اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔

ایسا سخت وقت آ چکا تھا۔

آیت نمبر:11

* اس وقت ایمان لانے والے خوب آزمائے گئے اور بری طرح مارے گئے۔

آیت نمبر:12

* یاد کرو وہ وقت جب منافقین اور وہ سب لوگ جن کے دلوں میں منافقت کا روگ تھا صاف صاف کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو وعدے کیے ہیں وہ سارے دھوکے کے سوا کچھ بھی نہیں ہیں۔

آیت نمبر:13

* جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کہ اے یثرب کے لوگو، تمہارے لیے اب یہاں ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں ہے واپس چلے جاؤ۔

تو مدینہ کو یثرب کون کہتا ہے جو منافقین ہیں ورنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے مدینہ پاک ہے اور یہ کیا کہنے لگے کہ دین کی طرف واپس پلٹ جاؤ یا اپنے شہر کی طرف واپس پلٹ جاؤ۔

* جب ان کا ایک فریق یہ کہہ کر نبی سے رخصت طلب کر رہا تھا کہ ہمارے گھر خطرے میں ہے حالانکہ وہ گھر خطرے میں نہ تھے دراصل وہ جنگ سے بھاگنا چاہتے تھے (بہانے بنا رہے تھے)

آیت نمبر:14

* اگر شہر کے اطراف دشمن گھس آئے ہوتے اور اس وقت انہیں فتنے کی طرف دعوت دی جاتی تو یہ اس میں جا پڑتے اور مشکل ہی سے انہیں اس فتنے میں شریک ہونے میں کوئی تامل ہوتا۔

یعنی دشمن کے ساتھ مل جاتے کفر کا ساتھ دیتے۔

آیت نمبر:15

* ان لوگوں نے اس سے پہلے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ پیٹھ نہیں پھیریں گے اور اللہ سے کیے ہوئے وعدے کی باز پرس تو ہونی ہے۔

آیت نمبر:16

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ان سے کہہ دیجیے، اگر تم موت یا قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہارے لیے کچھ نفع بخش نہیں ہوگا (موت تو آ کے رہے گی) اس کے بعد زندگی کے مزے لوٹنے کا تھوڑا ہی موقع تمہیں مل سکے گا۔

آیت نمبر:17

* ان سے کہو کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچا سکتا ہو اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے اور کون اس کی رحمت کو روک سکتا ہے اگر وہ اللہ تم پہ مہربانی کرنا چاہے اللہ کے مقابلے میں تو یہ لوگ کوئی حامی و مددگار نہیں پا سکتے۔

آیت نمبر:18

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تم میں سے ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو (جنگ کے کام میں) رکاوٹیں ڈالنے والے ہیں جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں آؤ ہماری طرف جو لڑائی میں حصہ لیتے بھی ہیں تو بس نام لکھوانے کو۔

آیت نمبر:19

* جو تمہارے ساتھ دینے میں سخت بخیل ہے خطرے کا وقت آجائے تو اس طرح دیدے پھرا پھرا کے تمہاری طرف دیکھتے ہیں جیسے کسی مرنے والے پہ غشی طاری ہو رہی ہو مگر جب خطرہ گزر جاتا ہے تو یہی لوگ فائدوں کے حریص بن کر کے قینچی کی طرح چلتی زبانیں لیے تمہارے پاس آجاتے ہیں ہم نے یہ کام کیے ہم نے ایسا کیا ویسا کیا ایسی باتیں شروع ہو جاتے ہیں یہ لوگ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے اسی لیے اللہ نے ان کے سارے اعمال ضائع کر دیے اور ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔

آیت نمبر:20

* یہ سمجھ رہے ہیں کہ حملہ آور گروہ ابھی گئے نہیں ہیں اور اگر وہ پھر حملہ آور ہو جائے تو ان کا جی چاہتا ہے کہ اس موقع پر یہ کہیں صحرا میں بدوؤں کے درمیان جا بیٹھیں اور وہیں سے تمہارے حالات پوچھتے رہیں تاہم اگر یہ تمہارے درمیان رہیں تو لڑائی میں کم ہی حصہ لیں گے۔

آیت نمبر:21

* درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہر لحاظ سے زندگی کے ہر پہلو میں بہترین نمونہ ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اطاعت کرنی چاہیے۔

* رسول پاک نے فرمایا جس نے میرے طریقے سے میری سنت سے بے رغبتی اختیار کی وہ مجھ سے نہیں ہے ابو بکر صدیق کہا کرتے تھے کہ میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ اگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ چھوڑا تو میں ہدایت سے ہٹ جاؤں گا۔

* درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور قیامت کے دن پہ یقین رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔

آیت نمبر:22

* اور سچے مومنوں کا حال اس وقت یہ تھا کہ جب انہوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو پکار اٹھے کہ یہ تو وہی چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اللہ اور اس کے رسول کی بات بالکل سچی تھی

یعنی جنت ایسی نہیں ملے گی جنت کے لیے آزمائشیں ہوں گی

* تو دس ہزار کا لشکر دیکھ کے ایمان والوں کے ایمان مزید پختہ ہو گئے اس چیز نے ان کے ایمان اور ان کی سپردگی کو اور زیادہ بڑھا دیا۔

آیت نمبر:23

* ایمان لانے والوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کر چکا ہے اور کوئی وقت آنے کا منتظر ہے انہوں نے اپنے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

آیت نمبر:24

* تاکہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کی جزا دے اور منافقوں کو چاہے تو سزا دے اور چاہے تو ان کی توبہ قبول کر لے بے شک اللہ غفور ورحیم ہے۔

تو منافق کی بھی توبہ قبول ہو سکتی ہے منافقوں کی اگر توبہ قبول ہو سکتی ہے تو پھر ہر انسان کی توبہ قبول ہو سکتی ہے اس لیے اللہ تعالی کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے اللہ تعالی تو سو قتل بھی معاف کر دیتے ہیں۔

آیت نمبر:25

* اللہ نے کفار کا منہ پھیر دیا وہ کوئی فائدہ حاصل کیے بغیر اپنے دل کی جلن لیے یونہی پلٹ گئے۔

کیسے؟ کہ اللہ تعالی نے ایسی تیز آندھی اور ہوا بھیجی کہ ان کے خیمے الٹ گئے ہانڈیاں الٹ گئیں سب کچھ تتر بتر ہو گیا اور یہ اسی طرح جنگ کیے بغیر واپس چلے گئے تھے۔

* اور مومنین کی طرف سے اللہ ہی لڑنے کے لیے کافی ہو گیا اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے۔

آیت نمبر:26

* پھر اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے ان حملہ آوروں کا ساتھ دیا تھا (یعنی یہودی) اللہ ان کی گڑھیوں سے انہیں اتار لایا اور ان کے دلوں میں اس نے ایسا رعب ڈال دیا کہ آج ان میں سے ایک گروہ کو تم قتل کر رہے ہو اور دوسرے گروہ کو قید کر رہے ہو۔

آیت نمبر:27

* اس نے تم کو ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے اموال کا وارث بنا دیا اور وہ علاقہ تمہیں دیا جسے تم نے کبھی پامال نہ کیا تھا اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

آیت نمبر:28

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں۔

آیت نمبر:29

* اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کے طالب ہو تو جان او رتم میں سے جو نیک ہے اللہ نے ان کے لیے بڑا اجر تیار کرر کھاہے۔

جب یہ آیات نازل ہوئی اس وقت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں چار بیویاں تھیں حضرت سودہ حضرت عائشہ حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے گفتگو کی اور ان سے کہا کہ جواب دینے میں جلدی نہ کرنا والدین سے بھی رائے لے لو انہوں نے کہا کہ مجھے اس معاملے میں کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے میں کیوں والدین سے پوچھوں میں تو اللہ اور اس کے رسول کا ساتھ چاہتی ہوں اور اس کے بعد باقی سب امہات المومنین نے بھی یہی جواب دیا۔

آیت نمبر:30

* اے نبی کی بیویو، تم میں سے جو کوئی صریح فحش حرکت کا ارتکاب کرے گی تو اسے دوہرا عذاب دیا جائے گا اللہ کے لیے یہ بات بہت آسان ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین

سبحانك اللهم وبحمدك نشهد لا اله الا انت نستغفرك واتوب علیه

السلام علیکم ورحمته الله وبرکاته

اس تفسیر کا زیادہ تر میٹریل:

تفہیم القرآن

تفسیر ابن کثیر

ڈاکٹر اسرار احمد کی آڈیوز

اور ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی آڈیو تفسیر سے لیا گیا ہے

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409), Sadia Alam (+92 333 -1305574)